ڈاک ایل نمبر ۱۰۹۳

THE AKHBAR ALHAKAM

ہفتہ وار عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم

بمطابق ۲۱ مارچ ۱۹۲۳ء کی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت

بیا در بزم مستاں تا نہ بینی حالے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

الحکم

ایڈیٹر: شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی

قادیان دارالامان کے کارخانہ انوار احمدیہ سے بفضل تعالیٰ ۷-۱۴-۲۱-۲۸ کو ہر انگریزی مہینے کی شائع ہوتا ہے

قیمت
ہر اقطیں پیشگی کہاں
والیان ریاست و امراء
۵ روپے
سرپرستان سے
۵ روپے
معاونین محکمہ سے
۱۰ روپے
عوام سے
پانچ روپیہ

چو گویم باتو گر آئی چہار در قادیاں بینی — دوا بینی شفا بینی عرض دارالاماں بینی

جلد ۲۵ | مورخہ ۲۱ مارچ ۱۹۲۳ء یوم چہارشنبہ | نمبر (۱۲)

فتنۂ ارتداد ہی نہیں کسرِ صلیب کیلئے بھی ہماری ضرورت ہے

احمدیت کے علمبردار و شیطان کی آخری جنگ شروع ہو گئی!

ہاں بڑھے چلو کہ آسمانی فتوحات کے دروازے تمہیں ہی کھلیں گے

میں نے ۲۸ فروری ۱۹۲۳ء کے الحکم میں "مسلمانوں کی بے حسی کی ایک مثال" کے عنوان سے ایک لیڈر لکھ کر بتایا تھا کہ کسطرح ہمارے نادان مسلمان بھائی ہماری مخالفت میں اسلام کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ اسی میں میں نے عیسائیوں کے مشن آف ہیلپ اور مکتی فوج کے جنرل بوتھ کے دورہ کا بھی ذکر کیا تھا۔ ہندوستان کے عیسائی مشن کئی سال سے اپنی ناکامی اور نامرادی کی تصویر بنے ہوئے تھے مگر دراصل وہ اندر ہی اندر اسلام پر حملہ کرنے کے لیے تیاریاں کر رہے تھے۔ اب جبکہ انہوں نے دیکھا کہ احمدیت کے علمبرداروں نے امریکہ اور انگلستان میں اسلام کا جھنڈا گاڑ دیا ہے۔ اور وہاں کی تعلیمیافتہ پبلک کو معلوم ہو رہا ہے کہ اسلام کو کس بھیانک اور غلط پیرائے میں مشنری صاحبان پیش کر رہے تھے اور اس کے درخشاں چہرہ کی شعاعیں دور و نزدیک پڑنے لگیں تو عیسائی مشنروں میں بھی ایک نئی تحریک پیدا ہوئی ہے۔ ہرچند یہ حرکت حرکتِ مذبوحی ہے۔ مگر ہمکو اسے دشمن کا آخری اور فیصلہ کن جنگ سمجھ کر مقابلہ میں نکلنا چاہیے

مختلف مقامات سے عیسائی مشنریوں کی تبلیغی کوششوں کی خبریں آ رہی ہیں۔ اسی ایک مہینے میں متعدد مقامات پر عیسائیوں سے ہمارے مباحثات ہوئے ہیں۔ بڈھے "نوافشاں" میں اسلام کے خلاف غیظ و غضب کی آگ برسائی جا رہی ہے اور نہایت گندے اور دل ریش حملے اسلام پر کیے جاتے ہیں۔ مجھے تعجب ہوتا ہے کہ نوافشاں کے ایڈیٹران اور نامہ نگاروں کو شیشے کے مکان میں بیٹھ کر

دوسروں پر پتھر پھینکنے کی کیوں کر جرأت ہوئی ہے؟

بہرحال احمدی جماعت عیسائیوں کی اس قسم کی حرکات کا جواب دینا اپنا پہلا فرض یقین کرتی ہے۔ اس لیے کہ

یہ سلسلہ کسرِ صلیب اپنا نصب العین سمجھتا ہے

عیسائی اخبارات اور واعظین کے حملوں کا ہمنے انتہک نہایت صبر سے مقابلہ کیا اور ہم کو ہرگز پسند نہ تھا کہ اس وقت اس جنگ کے دفاع کے لیے اٹھتے مگر مشنریوں اور عیسائی واعظین نے گندے اور ناپاک حملے کر کے ہم کو مجبور کر دیا ہے کہ ان کے حملوں کا جواب دیں۔ اسلیے ہم مجبور ہیں کہ اس قلمی جنگ کے لیے میدان میں آئیں۔

(انوار احمدیہ پریس قادیان دارالامان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی پرنٹر و پبلشر نے چھاپ کر شائع کیا)

فتنۂ ارتداد کے انسداد کیلئے

احمدی جماعت کا قدم آگے ہی پڑ رہا ہے

احمدی جماعت خدا تعالیٰ کی قایم کردہ جماعت ہے۔ جو **اشاعت و حفاظت اسلام** کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ قایم ہوئی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس یگانہ **سعادت** پر ناز کر سکتی ہے۔ کہ

دنیا بھر میں اشاعت اسلام کا کام اسی کے ہاتھ میں ہے

اور اس وسیع اور عظیم الشان کام کے لیے وہ کسی کے دروازہ پر دست سوال دراز نہیں کر رہی ہے ۔ ملکانہ راجپوتوں میں شدھی کے سلسلہ کی خبر کو پاکر جو انسدادی تدابیر حضرت الوالعزم امام جماعت احمدیہ نے اختیار کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم سے ثابت ہو جائیگا کہ :-

ان کے نتائج حسب دلخواہ ہیں

ناظرین کو معلوم ہو چکا ہے کہ ۲۰ آدمیوں کی پارٹی متاثرہ قطعہ میں بھیجی جا چکی ہے۔ جن میں خدا کے فضل سے ایسے لوگ شامل ہیں جو اپنی علمی قابلیتوں کے سوائے اپنی نیکی اور تقویٰ میں اس قابل ہیں کہ وہ نمونہ کے معلم ہوں۔ یہ جماعت متاثر رقبہ میں پہنچ کر اپنا کام شروع کر چکی ہے اس کے قدم کی برکت سے ارتداد کی دبا رک گئی ہے یا یہ کہو کہ کم ہو گئی ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ فتنہ دور ہو گیا۔ آریہ سماج اپنے تمام تھیاریں کو لیکر پوری قوت اور طاقت سے

اسلام پر حملہ آور ہوا ہے

اور ہم کو اس کے ساتھ ایک انقطاعی فیصلہ کرنا ہے۔ اور اس سانپ کی کچلیوں کو توڑ ڈالنا ہے تاکہ وہ پھر ابن آدم کی ایڑی کو نہ کاٹے حضرت امام نے

احمدی جماعت کے مبلغین کی ایک دوسری جماعت تیار کر دی ہے

جو بہت جلد اپنے منزل مقصود کو روانہ ہو جائیگی۔ یہ جماعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایسے علماء پر مشتمل ہو گی جو آریہ سماج کی حقیقت کو کھول کر رکھدیں۔ اور محض زبان کی لاف و گزاف سے نہیں بلکہ حقیقت اور واقعات کے رنگ میں

اسلام کی صداقت کا جھنڈا بلند کریں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ وہ اپنے دین کے خادموں کی تائید کریگا اور ملایکتہ المقربین کو ان کی نصرت اور تائید کے لیے نازل کریگا۔

مسلم پریس نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اس مہم کو مسرت اور شکر گزاری سے دیکھا ہے اور یہ پہلا موقع ہے کہ مسلم پریس نے واقعات کی روشنی میں

اسلامی اتحاد کو محسوس کیا ہے

سلسلہ احمدیہ اس کام کو اپنا فرض سمجھ کر کر رہا ہے اور اسی فرض کے ادا کرنے میں وہ کسی کوشش اور تدبیر کو اٹھا نہ رکھے گا رجوع تم اگرچہ ہم اپنے اس خطرہ کو اب تک محسوس کرتے ہیں کہ

بعض ناعاقبت اندیش ہماری مخالفت ضرور کریں گے

لیکن اب جبکہ اولوالعزم امام اپنی فوج کو میدان میں اتار چکا ہے تو اللہ کے فضل و رحم اسی کے کرم اور غریب نوازی سے

یہ جماعت اب پیچھے نہیں آسکتی اس کا قدم آگے ہی پڑے گا

پس احمدی جماعت کو اب سوچ لینا چاہیے کہ اسکو اپنے تمام تبلیغی سلسلوں کو قایم رکھتے ہوئے اس

نئی میدان جنگ میں قربانیوں کیلئے آگے آنا چاہیئے

ڈیڑھ سو مبلغین کیلئے حضرت امام نے اعلان کیا تھا یہ تعداد قادیان میں پوری ہو رہی ہے۔ اور یہ تعداد درحقیقت کچھ بھی نہیں اس کے لیے

سیکڑوں نہیں ہزاروں مبلغین کی ضرورت ہو گی

اور آریہ قوم یاد رکھے کہ خدا کے فضل اور رحم سے

ایک ایک احمدی اس فرض کی ادا کرنیکو آگے بڑھے گا

یہ ایک پردہ ہر انداز صداقت ہے کہ احمدی جماعت کا ہر فرد مبلغ ہے اور وہ حضرت امام کے حکم سے ہر وقت اور ہر حالت میں اٹھ کھڑا ہونے کو عزت اور سعادت سمجھتا ہے۔

احمدی جماعت کا فرض پہلے سے بہت نازک اور اہم ہو گیا ہے۔ اسلیے کہ جبتک ہم اس میدان میں اترے نہ تھے ہم پر کوئی الزام اسلیے نہ آسکتا تھا کہ اشاعت اسلام کے ایک مستقل کام میں مصروف تھے لیکن اب جب میدان میں آچکے ہیں

تو اب کوئی چیز کوئی خطرہ ہمکو واپس نہیں کر سکتا۔

امام سلسلہ احمدیہ کی فطرت میں پیچھے ہٹنا رکھا ہی نہیں گیا آگے ہی بڑھنا جانتا ہے۔ اور آگے ہی اسکا قدم اٹھتا ہے

پس ایک طرف ہمارے سلسلہ کے مستقل کام ہیں جو پہلے سے جاری ہیں اور کسی وجہ سے ان میں کمی نہیں ہو سکتی بلکہ مومن کے دو دن برابر نہیں ہوتے ان کو ترقی دینا ہے۔ دوسری طرف

اس فتنہ ارتداد کا مقابلہ کرنا ہے

جہاں تک اسباب کا تعلق ہے ان اسباب کو ہم نے اپنی جماعت ہی سے فراہم کرنا ہے۔ پس

پچاس ہزار کی پہلی قسط فوراً جمع کر دو!

کام شروع ہو چکا ہے انتظار کی گنجائش اور موقعہ نہیں ہے اس امر کا فیصلہ کہ یہ رقم کسی طرح وصول ہو

مجلس مشاورت میں ہو گا

لیکن یہ فیصلہ شدہ امر ہے کہ اسکو ہم نے ہی دینا ہے اور ابھی نہیں معلوم کہ اس جنگ کو ختم کرنے کے لیے کتنے پچاس ہزار دینے ہوں گے۔ یہ تحریک محض ایک اطلاع کا رنگ رکھتی ہے ورنہ احمدی جماعت نے اپنے عمل سے دکھا دیا ہے کہ باوجود غریب اور تھوڑے ہونے کے

روپیہ کے سوال کو اپنے سرات اور خوشی کے ساتھ ہمیشہ حل کیا ہے

متواتر تین سال سے جو غیر معمولی چندوں میں شریک ہونے کی نعمت نصیب ہو رہی ہے۔ اور اسکا ہر فرد اپنی طاقت اور ہمت سے بڑھ کر کام کر رہا ہے۔ قادیان میں حضرت نے ایک معمولی سی تحریک اسی فتنۂ ارتداد کے انسداد کے لیے تحریک فرمائی کہ جو لوگ سو روپیہ کم از کم دے سکتے ہیں پہلے وہ اپنے نام پیش کریں۔ ان میں سے بعض ایسے بزرگوں نے مسابقت کی ہے کہ کسی کے وہم میں بھی نہیں آسکتا کہ وہ اس مقصد کے لیے ایک سو روپیہ دے سکتے ہیں انکے اسباب ظاہری اسکے مؤید نہیں اور معلوم نہیں کہ اس وعدہ کو پورا کرنیکے لیے وہ اپنی اور اپنے بیوی بچوں کی کن کن ضرورتوں کو قربان کریں گے مگر ان کے ایمان انکے اخلاص نے جو وسعت ان کے قلوب میں پیدا کر دی ہے اسکا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ ایک شخص کے پاس روپیہ پیسہ ہونا اسکی کوئی ہتک نہیں جبکہ وہ دولت ایمان سے اتنا مالا مال ہے کہ ایک لاکھپتی اور کروڑ پتی بھی بغیر ایمان جوش اور جلادت کے اسکا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

ان میں سے ایک میرے نہایت ہی مکرم اور پیارے بھائی **منشی مہر محمد خان** صاحب شہاب الفضل کے جائینٹ ایڈیٹر ہیں انھوں نے تین ماہ کے لیے اپنی خدمات کو تبلیغ کے لیے سب سے اول وقف کیا۔ وہ اس تبلیغ کے لیے اپنے خرچ پر جائینگے اسلیے کہ حضرت امام نے جن مشنریوں کو اس غرض کے لیے دعوت دی ہے اسی شرط پر دی ہے کہ

وہ سلسلہ سے ایک پیسہ کا مطالبہ نہ کریں گے

اب غور کرو کہ مہر محمد خان ایک طرف تین ماہ کے لیے تبلیغ کے لیے زندگی دیتا ہے اس شرط پر کہ سلسلہ سے کچھ نہ لیگا پھر اس مالی قربانی کیلئے بھی کسی سے پیچھے نہیں آگے ہے۔

اس مسابقت الی الخیرات کا اجر اللہ کے حضور بہت بڑا ہے سلسلہ کے ہزاروں نہیں لاکھوں مہر محمد خاں جیسے فداکاروں کی ضرورت ہے۔ پھر آگے چلو

مدرسہ تعلیم الاسلام کا بڈھا چپراسی

بھائی غلام قادر آگے آتا ہے اور ایک سو روپیہ دینے کے لیے اپنے ایسے جوش کا اظہار کرتا ہے کہ مجھے تو شرم آگئی اس نے مجھے کہا کہ فضیحت! میں بھی کوئی چیز دینا چاہتا ہوں زندگی کا کیا بھروسہ ہے

ایسا موقع کب ہاتھ آئے گا

جس قوم میں اس قسم کا دل رکھنے والے لوگ ہوں اسکی زندگی اور بیداری میں کیا کلام ہو سکتا ہے۔ خدا کرے ہم اس امتحان میں ثابت قدم نکلیں۔ آمین ۔

درس القرآن

مالی اور جانی قربانی کی تحریک

۱۵ مارچ درس سے قبل فرمایا:-

میں نے جو زندگی وقف کرنے کی جو تحریک کی تھی (یہ نہایت ہی مفصل تقریر ہے جو ان شاء اللہ تعالیٰ اگلے پرچہ میں تمام و کمال درج ہوگی) اور اشاعت اسلام میں حصہ لینے کے لیے ایسے لوگوں کو جو کم از کم سو روپیہ کی رقم دے سکتے ہیں دعوت دی تھی جن حالات کی وجہ سے ایسا کیا گیا تھا۔ وہ آگے سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ بدل رہے ہیں دو ہزار اور لوگوں کی نسبت شائع ہوا ہے کہ آریوں کے ساتھ مل گئے ہیں اور زیادہ افسوس کی بات ہے کہ راجپوتوں کے سوا اور قومیں بھی مل رہی ہیں چنانچہ ان دو ہزار میں جاٹ اور گوجر بھی ہیں۔ اور جیسا کہ میں نے لکھا تھا۔ یہ لوگ پانچ لاکھ نہیں بلکہ ایک کروڑ ہیں۔ اس کے متعلق بھی آریوں کی طرف سے شائع ہوا ہے کہ ایک کروڑ ہیں۔ منشی رام جو شردھانند سیاسی کہلاتے ہیں۔ معلوم نہیں کیسے سیاسی ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر کوشش جاری رکھی جائے تو ممکن ہے کہ یہ لوگ ایک کروڑ کی بجائے یہ ہے کہ وہ لوگ ایک کروڑ ہیں ورنہ کوشش سے کسطرح کروڑ بن سکتے ہیں پہلے ہی وہ کروڑ ہیں۔ اور کروڑ ہی آریوں کے مدنظر ہے جب مسلمانوں میں برداشت کی طاقت ہوگئی تو ایک کروڑ ہی کہدیا اور شاید ایسے مسلمان بھی نکل آئیں۔ جو کہیں کہ ایک کروڑ کے مرتد ہونے سے کیا بگڑتا ہے۔ ہم چالیس کروڑ ہیں۔ تو ضرورت دن بدن بڑھ رہی ہے۔ کچھ اور آدمیوں نے نام لکھائے ہیں مگر ابھی جتنوں نے نہیں لکھائے وہ بھی لکھائیں کیونکہ بہت زیادہ آدمیوں کی ضرورت ہے۔ روپیہ کے لیے جنہوں نے نام لکھائے ہیں ان کی رقم گیارہ بارہ سو کے قریب ہے اور بھی کوشش کر کے لکھائیں۔ روپیہ دینے والے لوگوں میں کئی ایسے لوگ بھی ہیں جن کی مالی حالت حصہ لینے کے قطعاً قابل نہیں ہے ان میں سے دو کے نام لے دیتا ہوں۔ ایک تو محمد خاں ہیں۔ ان کی مالی حالت سب لوگ جانتے ہیں مگر ان کے ایمان کی حالت کو دیکھیے کہ انہوں نے سو روپیہ دے دیا ہے۔ دوسرے عبدالرحمن کاغانی ہیں گو وہ کاندار ہیں مگر یہاں کے دوکانداروں کی حالت سب کو معلوم ہے۔ پھر پچھلے دنوں میں ان کی دکان الگ ہوگئی اس میں بھی ان کو خرچ کرنا پڑا مگر باوجود اس کے انہوں نے سو روپیہ دیدیا اگر ہم روپیہ دینے والوں کے نام لکھنے تو کبھی یہ خیال میں بھی نہ آسکتے کہ انہوں نے بڑی ہمت اور ایثار سے کام لیا۔ اس لیے دوستوں کو بھی اسطرف توجہ کرنی چاہیئے۔

سورۃ احزاب میں موجودہ زمانہ کا نقشہ

اس کے بعد سورۃ احزاب کے متعلق جس کا پہلا رکوع اس دن کے درس میں تھا۔ فرمایا:- آج جو سورۃ درس میں ہے کیا اس مضمون کی اہمیت کے لحاظ سے اور کیا لحاظ موجودہ حالت کے ایسی ہے کہ گویا آج ہی اتری ہے اس کا نام احزاب ہے اور اس میں ان گروہوں کا ذکر کیا گیا ہے جو اسلام کے مٹانے اور نیا میٹ کرنے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ آج بھی یہی حالت ہے سب لوگ اسلام کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے ہیں کیونکہ انہوں نے دیکھ لیا ہے کہ مسلمانوں کے پاس کچھ نہیں۔ آج اگر ایک بات قرآن سے نکالتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو اسے نہیں مانتا وہ کافر ہے تو دوسرے دن جب اس کے الٹ بات کی ضرورت پیش آجاتی ہے تو یہی مولوی فتویٰ دیدیتے ہیں کہ یہی نکلتی ہے اور اس سے اگلے دن کچھ اور نکال دیتے ہیں۔ مسلمان مولویوں کے اس طرز عمل سے ہندیوں نے دیکھ لیا ہے کہ قرآن کو انہوں نے کھلونا بنایا ہوا ہے۔ ورنہ اس سے ان کا تعلق کچھ بھی نہیں ہے اس بات کو غیر مذاہب کے لوگوں نے خوب سمجھا ہے اور نہ صرف سمجھا ہے بلکہ اس سے خوب کام لینا شروع کر دیا ہے۔ دیکھو کہاں وہ سناتن دھرمی جو کہتے تھے کہ جو ہندو ایک دفعہ ہندو بنا رہے۔ پھر وہ کبھی ہندو مذہب میں تامل نہیں ہو سکتا۔ وہ جائیں اور کھانا اور ملتانی ان لوگوں کے ہاتھ سے کھائیں جو ہندو نہیں تھے۔ اور ان کو ساتھ ملائیں۔ اور بھرت پور کے راجہ کا پروہت جائے اور کہے تمہارے لیے پرانے رشتہ ہندوؤں کے ان سے میں لاؤں گا۔ یہ انقلاب ہو نہیں سکتا جبتک وہ یہ نہ سمجھیں کہ کوئی بڑی جائداد ملنے والی ہے اور بڑے خزانہ پر قبضہ ہونے والا ہے۔

پھر عیسائیوں نے ان دنوں خطرناک حملہ شروع کر دیا ہے ولایت سے بہت سے پادری آئے ہیں اور ان میں ملک معظم کے بھی دو پادری ہیں۔ ان سے سرکاری حکام نے ملاقاتیں کی ہیں اور امداد کا وعدہ کیا ہے۔ نتیجہ یہ ہوا ہے پہلے تو ہم سالہا سال سے عیسائیوں کو بحث کے لیے بلاتے تھے جو ملتے تھے۔ مگر اب ہر جگہ سے خط آرہے ہیں کہ آدمی بھیجو۔ لوگ عیسائی ہو رہے ہیں اس کی وجہ یہی ہے کہ مسلمان اپنی جگہ سے ہل چکے تھے اب عیسائیوں کے ساتھ مل رہے ہیں کہ اور نہیں تو دنیاوی آرام و آسائش ہی حاصل ہو۔

یہ ساری باتیں ہیں کہ دنیا اسلام کے خلاف کھڑی ہوگئی ہے پس وہ ہی زمانہ ہے جو اس سورۃ میں بیان ہوا ہے اور اس میں موجودہ زمانہ کا ہی ذکر ہے اور ان ہی مسائل کا ذکر ہے عیسائیوں کا اعتراض پردہ پر ہے۔ اس کا اسی میں ذکر ہے۔ مسئلہ طلاق پر عیسائیوں کا اعتراض ہے اس کا اس میں ذکر ہے۔ عیسائیوں کا اعتراض کثرت ازدواج پر ہے اس کا اس میں ذکر ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذاتی حالات پر اعتراض کیے جاتے ہیں کہ عورتوں کی محبت میں پڑے رہتے تھے۔ اپنے نفس کے لیے بڑائی چاہتے تھے۔ دشمنوں کے خلاف ناجائز روپیہ اکٹھا کرتے تھے وغیرہ۔ ان کا جواب اس میں ہے غلامی پر اعتراض کیا جاتا ہے وہ بھی اس میں ہے۔ پھر اس سورۃ میں یہ بیان ہے کہ دشمن اپنے سارے زور سے اسلام کے خلاف کھڑا ہونے والا ہے۔ اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ مسلمان منافق بن جائینگے۔ یہ بھی ذکر کیا گیا ہے کہ اس جگہ رحمی اور دکھ کا علاج سوائے بتوۃ کے اور کچھ نہیں ہوگا۔ اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ساری دنیا میں تبلیغ کرنے کا وہ زمانہ ہوگا۔ یہ بھی اس میں بتایا گیا ہے کہ اس زمانہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر خصوصیت سے اعتراض کیے جائینگے۔ اور آخر اس سورۃ کو ختم اس بات پر کیا ہے کہ انسان کی فضیلت ہی وحی الٰہی سے ہے اگر اس کو الگ کر دیا جائے تو انسان انسان ہی نہیں رہتا۔ پس وحی الٰہی کا انکار کرنا ہلاکت کا باعث ہے۔ اور احادیث یعنی دین اسلام کی ترقی اور دین کے اندرونی اور بیرونی دشمنوں کی ہلاکت کی خبر دی گئی ہے۔ پس یہ سورۃ خلاصہ ہے مجموعی لحاظ سے اس زمانہ کی ساری حالت کا۔

پھر یورپ کے لوگ ایک اعتراض کیا کرتے ہیں اسکا بھی عجیب طرز پر جواب دیا ہے۔ وہ اعتراض جمع القرآن پر ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنی حکمت کے ماتحت جو بہت سے فوائد رکھتی ہے بڑی سورتیں پہلے رکھی ہیں اور چھوٹی بعد میں نادانوں نے اس بات کو مدنظر رکھ کر کہا کہ خدا کے کلام میں ترتیب کہاں ہے۔ یہ تو بکھرا ہوا ہے۔ صحابہ نے بڑی بڑی سورتیں لے کر پہلے رکھدیں چھوٹی بعد میں۔ نہ کہ کسی ترتیب کے ماتحت قرآن کی سورتیں ہیں مگر یہاں اسکا کھلا جواب ہے۔ اور وہ یہ کہ سورہ سجدہ جو پہلے گزری ہے احزاب سے چھوٹی ہے۔ اور کوئی تھوڑا فرق نہیں بلکہ بہت زیادہ ہے تو اس سورۃ سجدہ کے تین رکوع ہیں۔ اور اس کے اور رکوع ہیں۔ تو اس سورۃ کے مقام نے اس اعتراض کو حل کر دیا ہے (الفضل)

دارالامان کا ہفتہ

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت اچھی ہے فتنۂ ارتداد کے انسداد کی طرف آپ ہمہ تن مصروف ہیں مبلغین کو جو اسوقت موقعہ پر جا چکے ہیں ہدایات کا دینا اور اس کام کو کامیابی اور استقلال سے چلانے کے لیے ایک بڑی سکیم زیر غور ہے۔ اللہ تعالیٰ کامیاب فرمائے آمین

(۲) ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ مارچ ۱۹۲۳ء کو خیر احمدیوں کا جلسہ ہوا۔ جسکی اجمالی کیفیت اگلی اشاعت میں ان شاء اللہ تعالیٰ درج ہوگی ۱۹ مارچ ۱۹۲۳ء بعد نماز ظہر مسجد اقصیٰ میں آپنے ایک زبردست پرشوکت و جلال تقریر فرمائی جس میں بہت سے غیر احمدی جو مخالفین کے جلسہ پر آئے ہوئے تھے شریک تھے آخر آپنے روحانی مقابلہ کے لیے چیلنج دیا۔ خاتمہ تقریر پر ایک بہت بڑی جماعت نے آپکے ہاتھ پر بیعت کی۔

(۳) مجلس مشاورت کی تاریخ قریب آرہی ہے ہر جگہ کی احمدی جماعتوں کو اپنے نمائندے بھیجنے چاہئیں۔ نہایت اہم اور ضروری معاملات زیر بحث ہوں گے

(۴) حیدرآبادی وفد واپس آگیا ہے۔ الحکم میں حیدرآبادی تبلیغ ان شاء اللہ ایک سلسلہ لکھا جائیگا۔

شکریہ

میں ان احباب کا شکر گزار ہوں جو الحکم کے جاری کردہ وی پی وصول کر رہے ہیں۔ علاوہ خطوط نہ تو وی پی کی اطلاع کے لکھے جا سکتے ہیں۔ اور نہ مجھے اسقدر فرصت باوجود اس کے احباب کی حوصلہ افزائی قابل شکر گزار ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء (عرفانی)

الحکم

دافع البہتان

ایک سُنّی کا شیعہ کے چند اعتراضات کے جوابات بطور مکالمہ

شیعہ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ شیعہ نے جو سُنّی مذہب کو باطل بتایا تو قادیانی مذہب والوں کو اس سے کیا تعلق ہے کیونکہ قادیانی مذہب والے سُنّی کیا مسلمان بھی نہیں بلکہ کافر مرتد و خارج از اسلام ہیں۔ کفر و ارتداد کے فتوے اُنپر ہو چکے ہیں۔

احمدی حضرت پہلے یہ تو بتایئے کہ مسلمان اور سُنی کسکو کہتے ہیں؟ پھر یاد رکھیئے کہ قادیانی کوئی مذہب نہیں۔ ہاں قادیان ایک گاؤں کا نام ہے جو تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب میں ہے جہاں حضرت میرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام رہتے تھے جنھوں نے دعویٰ کیا کہ خدا مجھسے ہمکلام ہوتا ہے اُس نے مجھے اس زمانہ کا ہادی اور مجدد اور مہدی اور مسیح موعود بنا کر دین اسلام کی حمایت و تجدید اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوۃ و رسالۃ کی تصدیق و تائید کے لیئے بھیجا ہے۔ اور آپ نے جو کفر کے فتووں کا ذکر کیا ہے سو مولویصاحبوں کے کفر کے فتووں سے کون بچا ہے مگر جنھوں نے کفر کے فتوے حضرت احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر لگائے ہیں اُنپر پہلے ہی کفر کے فتوے لگ چکے ہیں پھر اُن کو دوسروں پر کفر کے فتوے لگانے کا کیا حق ہے؟ خارجیوں نے جناب علیؓ پر کفر کا فتویٰ لگایا تھا۔ کاملیہ فرقہ نے حضرت امام حسنؓ اور امام حسینؓ پر کفر کے فتوے لگائے یہ بطور نمونہ بیان کیا گیا۔ مفصل کے لیئے دفتر چاہیئے

شیعہ یہ مانا کہ بعض لوگوں نے تعصب و نفسانیت سے اپنے مخالفوں پر کفر کے فتوے لگائے ہیں مگر میرزا غلام احمد قادیانی پر تو سنّی و شیعہ سب نے کفر کے فتوے لگا دئے ہیں۔

احمدی سنیوں نے شیعوں پر اور شیعوں نے سُنیوں پر کفر کے فتوے لگائے ہیں تو اُن دونوں کو میرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام پر کفر کا فتویٰ لگانے کا کیا حق ہے۔

شیعہ مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد پر نہ سُنیوں کا اتفاق ہے نہ شیعوں کا دونو فرقے اس بات پر متفق ہیں کہ مرزا قادیانی اور اُن کے پیرو اسلام سے خارج اور مُرتد ہیں۔

احمدی جناب یہ سب تعصب و نفسانیت کی باتیں ہیں۔ اوّل تو جو شخص خدا کی طرف سے حکم و عدل ہو کر آیا ہے اُسکا فرض ہے کہ اسلام کے تمام فرقوں میں جو غلطیاں پھیل گئی ہیں اُنکی اصلاح کرے اور عقلاً ضروری ہے کہ ایسے مصلح سے ضدی طبیعتیں ناراض ہوں پس سنی اور شیعہ کا اتفاق اس بارہ میں کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ ثانیاً انصاف پسندوں کو دیکھنا چاہیئے کہ وہ کونسی باتیں ہیں جنکی بنا پر کہا جاتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی اور ان کے پیرو اسلام سے خارج اور مرتد ہیں۔ سو واضح ہو کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے پیرو اُن سب باتوں پر یقین رکھتے ہیں جن باتوں پر یقین رکھنے اور ایمان لانے سے ایک پُشت پناہ کا کافر بھی مسلمان اور مومن کہلانے کا مستحق ہو جاتا ہے۔ درحقیقت اُن کے عقائد میں کوئی ایسی بات نہیں جو اُن کو اسلام سے خارج قرار دے۔ منصف مزاج خود بھی اُن کے عقائد ملاحظہ فرما کر انصاف سے کام لیں۔ ہم احمدیوں کے عقائد یہ ہیں۔ خدا ایک ہے اُسکا کوئی شریک نہیں وہ موصوف بصفات کاملہ ہے ہر نقص سے منزّہ ہے اللہ تعالیٰ فرشتوں تمام کتابوں رسولوں اور نبیوں پر ہمارا ایمان ہے حشر و نشر۔ جزاء و سزا کے ہم قائل ہیں۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہمارے دلوں میں اور ہماری زبانوں پر ہے۔ روزہ۔ نماز۔ حج۔ زکوٰۃ کے ہم قائل ہیں اور حتی الامکان عامل ہیں۔ صحابہ کرام اور تابعین عظام کی ہم تعظیم کرتے اور اہلبیت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتے ہیں ائمہ تصوف ائمہ فقہ ائمہ حدیث ائمہ کلام کی تعظیم و تکریم کو ہم ضروری یقین کرتے ہیں اور اُن کے متفقہ اور مشترکہ طریقہ کو ہم سبیل المؤمنین مانتے ہیں دین اسلام ہمارا دین ہے شرع محمدی ہماری واجب الاتباع شرع ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم سید المرسلین و خاتم النبیین مانتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ خدا کے بعد سب سے بڑا ہے اور قرب الٰہی کے تمام کمالات جو انسانوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پیشتر ملتے رہے تھے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صرف آپ کی غلامی سے مل سکتے ہیں۔ تمام شعائر اسلام کی ہم تعظیم کرتے ہیں۔ اختلافی مسائل میں ہم اُس مسئلہ کو ترجیح دیتے ہیں جسکی تائید میں کتاب و سُنّت کے زبردست شواہد موجود ہوں اور عقل بھی اُسکی مؤید ہو۔ قرآن کریم کو اللہ کا کلام محفوظ و مقدم مانتے ہیں۔ حدیث کو اس شرط سے مانتے ہیں کہ وہ قرآن کریم کے مخالف نہ ہو۔ پس اگر ان عقائد کے رکھنے والے مسلمان نہیں تو پھر دنیا میں کوئی مسلمان نہیں۔

شیعہ مرزا صاحب قادیانی نے نبوۃ کا دعویٰ کیا۔ معراج نبوی سے انکار کیا۔ حضرت عیسیٰ کی حیات اور اُن کے آسمان پر بجسم خاکی زندہ موجود ہونے اور آئندہ زمین پر نازل ہونے سے انکار کیا مرزائی قادیانی لوگ کعبہ شریف بیت المقدس وغیرہ مقامات متبرکہ کا ادب نہیں کرتے۔ سلطان ٹرکی کو خلیفۃ المسلمین نہیں مانتے ترکوں کے ساتھ کوئی ہمدردی نہیں رکھتے۔ کرشن اور رام چندر کو نبی بناتے ہیں۔ مرزا صاحب نے خود کرشن ہونے کا دعویٰ کیا۔ مسلمانوں کو کافر ٹھہراتے ہیں۔ ذکر میلاد نبوی کو بدعت بتاتے ہیں پھر وہ کیونکر مسلمان سمجھے جا سکتے ہیں۔

احمدی ہم مرزائی قادیانی نہیں ہمارا نام احمدی ہے اگر آپ ہماری دل آزاری کے لیئے اپنی طرف سے نام گھڑ سکتے ہیں تو ہم بھی ایسا کرتے ہیں اسلیئے تہذیب کے ساتھ ہی گفتگو فرمائیے تو بہتر ہے۔

بعد ازیں واضح ہو کہ حضرت احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کسی ایسی نبوۃ کا دعویٰ نہیں کیا جو شریعت محمدیہ کی رو سے ممنوع ہے بلکہ نبوۃ تابع شریعت محمدیہ گاہ دوسے کیا ہے جسکی نسبت صوفیوں کے سردار حضرت محی الدین ابن العربی۔ مولانا رومؒ۔ امام محمد طاہر گجراتی۔ مولانا عبدالحی لکھنوی۔ مولانا محمد قاسم نانوتوی وغیرہ بزرگوں نے شرعاً درست ہونیکا فتویٰ دیا ہے۔

ہم احمدی ان باتوں کو مانتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج روحانی جسم کے ساتھ ہوا اور وہ آنحضرتؐ کا اعلیٰ درجہ کا کشف بیداری میں تھا۔ ہماری طرح سے حضرت عیسیٰؑ کی وفات کے امام مالک امام بخاری امام ابن حزم وغیرہ بھی قائل ہیں (دیکھو رسالہ پیام صلح) ہم احمدی کعبہ شریف وغیرہ تمام مقامات مقدسہ و متبرکہ کا ادب کرتے ہیں۔ سلطان ترکی کو بادشاہ مانتے ہیں۔ ترکوں کے ساتھ ہمدردی اُس حد تک رکھتے ہیں جس حد تک شریعت محمدیہ اجازت دیتی ہے۔ کرشن جی اور رام چندر جی کو نبی اسلیئے مانتے ہیں کہ ہندوستان کے لوگ صدیوں سے ان کو اپنا روحانی پیشوا اور ہادی مانتے چلے آئے ہیں اور قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ یعنی کوئی امت ایسی نہیں جس میں کوئی نبی خدا کی طرف سے نہ آیا ہو اور قرآن شریف میں سب نبیوں کے نام نہیں لکھے پس اس بارہ میں ہندوؤں کو بھڑکانے کے لیئے ہمارے پاس کوئی دلیل شرعی موجود نہیں۔

بعض صوفی بزرگوں نے بھی جو حضرت احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام سے پہلے گزرے ہیں جیسے حضرت مجدد الف ثانی اور حضرت مظہر جان جاناں شہید رحمہما اللہ نے ایسا ہی تحریر فرمایا ہے (دیکھو کتاب حالات مشائخ نقشبندیہ مجددیہ مطبوعہ احسن المطابع مراد آباد صفحہ ۲۰۰ اور کتاب بشارات احمدی مصنفہ جناب مولانا حضرت مولوی عبدالعزیز صاحب سُنّی المذہب لکھنوی صفحہ ۵)

ہم احمدی اپنی طرف سے مسلمانوں کو کافر نہیں ٹھہراتے اگر کوئی خود صریح کفر کا مرتکب ہو کر کافر بنجائے تو اس میں احمدیوں کا کیا قصور۔

علاوہ بریں ظاہر ہے کہ تکفیر کی ابتداء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے نہیں ہوئی بلکہ اُن کے مخالفوں کی جانب سے ہوئی۔ اور ذکر میلاد نبوی کو ہم احمدی ہرگز ہرگز بدعت نہیں بتاتے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر ایک ذکر ہمارے لیئے غذائے روح اور باعث ازدیاد ایمان ہے ہاں اگر ذکر مبارک میں کوئی کام بدعت کا کیا جاوے تو علماء دیوبند کی طرح احمدی بھی اُس کام کو بدعت بتاتے ہیں۔ پس ان تمام اعتراضات میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جو احمدیوں کو اسلام سے خارج کر سکتا ہو اسی وجہ سے حال میں مدراس ہائی کورٹ نے ایک مقدمہ میں جو احمدی و غیر احمدی کے درمیان تھا کامل تحقیقات کے بعد یہ فیصلہ صادر فرمایا ہے کہ احمدی ہو جانے سے کوئی مسلمان دائرہ اسلام سے خارج یا مرتد نہیں ہو جاتا اور اسی فیصلہ میں کرشنن صاحب جسٹس نے لکھا ہے

The Ahmadees are in my view only a reformed sect of the Muhammadans

(دیکھو نظیر مدراس ہائی کورٹ مزل تکت اللہ بنام پیریکل ممو۔ مطبوعہ کریمنل لاجرنل آف انڈیا لاہور نمبرا بابت جنوری ۱۹۲۳ء)

ترجمہ انگریزی یہ ہے۔ کہ

میری رائے میں احمدی فرقہ مسلمانوں کا اصلاح یافتہ فرقہ ہے،

علاوہ بریں شیعہ بھی سلطان ترکی کو دنیا کے سارے مسلمانوں کا خلیفہ نہیں مانتے اور کسطرح مانیں جب وہ حضرات ابوبکر و عمر و عثمان رضوان اللہ علیہم اجمعین کو خلیفہ برحق نہیں مانتے اور نہ صرف اُنکو بلکہ اُن کی وجہ سے سب سُنیوں کو کافر ٹھہراتے ہیں اور ایسے الفاظ ہی

کتابوں میں لکھتے ہیں کہ میں انکا ذکر کرنا بھی پسند نہیں کرتا پس اگر معترض درحقیقت شیعہ نہیں تو اُسے شیعوں کے ساتھ اس قدر ہمدردی کیوں ہے ؟ ۔

شیعہ اچھا مانا کہ آپ لوگ مرزائی قادیانی نہیں احمدی ہیں اور یہ بھی مانا کہ مسلمان ہیں مگر سوال تو یہ ہے کہ سُنّی و شیعہ کے جھگڑے سے آپ لوگوں کو کیا تعلق ۔

احمدی ۔ جناب من میں نے تو پہلے ہی آپ سے دریافت کیا تھا کہ آپ سُنّی کسکو کہتے ہیں یعنی آپ کے نزدیک سُنّی کی تعریف کیا ہے مگر آپنے اسبارہ میں خاموشی اختیار کی خیر آپ نہیں بتا سکتے تو میں ہی عرض کرتا ہوں ۔ مولانا حیدر علی صاحب فیض آبادی سُنّیوں کے مشہور مناظر نے اپنی کتاب منتہی الکلام صفحہ ۲۷۶ میں فاضل طبری شیعہ کی کتاب سے ایک عبارت نقل کی ہے جسمیں اُس نے حدیث

ستفترق اُمتی علی ثلث وسبعین ملة کلهم فی النار الا ملة واحدة قالوا ومن هی یارسول الله قال الذین هم علی ما انا علیه واصحابی

پیش کی جس کا ترجمہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی کے طور پر فرمایا کہ میری اُمت تہتر فرقے ہو جائے گی انمیں سے صرف ایک فرقہ جنتی ہوگا باقی سب فرقے دوزخی ہونگے ۔ اصحاب نے پوچھا یارسول اللہ وہ ایک فرقہ کونسا ہے آنحضرت نے جواب دیا وہ لوگ جو میرے طریقہ پر اور میرے اصحاب کے طریقہ پر ہونگے پھر مولانا حیدر علی صاحب لکھتے ہیں کہ فاضل طبری نے حدیث مذکور نقل کرکے چند سطور کے بعد لکھا ہے کہ فرق اسلام آنچہ معظم امت بدو مدار میگیرد دو اول جمعے اند کہ اثبات نزا اہل سنتہ و جماعة میخوانند و ایشان طائفہ اقتدا بصحابۂ رسول کنند بعد از رحلت رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) انتہیٰ ۔ یعنی اسلام کے سب بڑے فرقوں میں داخل ہیں اول انمیں وہ فرقہ ہے جسکو اہل سنتہ و جماعة کہتے ہیں اور یہ فرقہ اصحاب رسول خدا کا پیرو ہے رسول اللہ کی رحلت کے بعد ۔ پھر فاضل طبری کی دونو عبارتوں کو ملا کر پڑھنے سے جو نتیجہ نکلتا ہے اُسکو مولانا اسطرح بیان فرماتے ہیں ۔ پس قیاس شکل اول بدیہی الانتاج بزبان ایں بزرگ کہ عناد و تعصب او از ہر مقام پیداست بجمال قدرت ایزدی کہ سر تسلیم او در بر دیش فرو گردد بریں نہج مرکب میشود کہ سُنّی ہمان است کہ بر طریق اصحاب رسول است و ہر کہ بر طریق اصحاب رسول است ناجی است"

پس سُنّی و شیعہ دونو اسبات پر متفق ہیں کہ سُنّی اُسکو کہتے ہیں جو اصحاب رسول خدا کے طریق کا پیرو ہو ۔ ہم احمدی بھی آنحضرت کی وفات کے بعد اصحاب رسول خدا کے پیرو ہیں اسلیئے سُنّی ہیں ۔ اب دیکھئے کہ شیعہ کسکو کہتے ہیں ۔ مجالس المؤمنین مجلس چھٹی صفحہ ۲۹۵ میں لکھا ہے "مناط تشیع بر اعتقاد آنست کہ بعد از پیغمبر خلیفہ حق بلا فصل امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب است (دلیل العرفان صفحہ ۱۵) یعنی مناط تشیع اس اعتقاد پر ہے کہ پیغمبر خدا کے بعد خلیفہ برحق بلا فصل امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب ہیں ۔ پس جو شخص پیغمبر خدا کے بعد خلیفہ برحق بلا فصل علی ابن ابی طالب کو نہیں مانتا بلکہ ابوبکر کو خلیفہ برحق بلا فصل مانتا ہے وہ سُنّی ہے ۔ احمدی بھی پیغمبر خدا کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ برحق بلا فصل مانتے ہیں اسلیئے احمدی بھی سُنّی ہیں ۔ لہذا شیعہ مولوی صاحب نے سُنّی مذہب کو باطل بتایا تو احمدی کو اس کے جواب دینے کا حق ضرور حاصل ہے ۔

شیعہ بعض احمدی اپنے آپ کو حنفی بھی کہتے ہیں وہ احمدی ہو کر حنفی کس طرح ہو سکتے ہیں ۔

احمدی ۔ ہمارے امام ہمام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُن حنفیوں کو جو احمدی ہو جائیں حنفی مذہب پر قائم رہنے سے منع نہیں کیا بلکہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف کی ہے چنانچہ فرمایا ہے " امام بزرگ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ .... فانی فی سبیل اللہ تھا .... وہ ایک بڑا عظیم اور دوسرے سب اس کی شاخیں ہیں اسکا نام اہل الرائے رکھنا ایک بھاری خیانت ہے امام بزرگ حضرت ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو علاوہ کمالات علم آثار نبویہ کے استخراج مسائل قرآن میں ید طولیٰ تھا (مباحثہ لودھیانہ مطبوعہ ۱۸۹۱ء صفحہ)

اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ "ہماری جماعت کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ اگر کوئی حدیث معارض اور مخالف قرآن اور سُنت نہ ہو تو خواہ کیسی ہی ادنیٰ درجہ کی حدیث ہو پس وہ عمل کریں اور انسان کی بنائی ہوئی فقہ پر اسکو ترجیح دیں اور اگر حدیث میں کوئی مسئلہ نہ ملے اور نہ سُنت میں اور نہ قرآن میں مل سکے تو اس صورت میں فقہ حنفی پر عمل کریں کیونکہ اس فرقہ کی کثرت خدا کے ارادہ پر دلالت کرتی ہے اور اگر بعض موجودہ تغیرات کی وجہ سے فقہ حنفی کوئی صحیح فتوےٰ نہ دے سکے تو اس صورت میں علماء اس سلسلہ کے اپنے خداداد اجتہاد سے کام لیں ۔" (ریویو برمباحثہ بٹالوی و چکڑالوی مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس قادیان صفحہ)

علاوہ بریں احمدی حنفی اس طرح بھی ہو سکتے ہیں جسطرح حنفی سہروردی چشتی قادری نقشبندی وغیرہ اور جس طرح شیعہ علی جعفری وغیرہ ہو سکتے ہیں ۔ اصل بات یہ ہے کہ جس طرح امتیاز کے لیئے مسلمانوں نے بعض نام رکھ لیئے ہیں اسی طرح یہ احمدی حنفی نام ہے ۔

شیعہ اٹاوہ میں احمدیوں کی تعداد بہت قلیل ہے اسلیئے انکو سُنّی شیعہ کے مذہبی معاملات میں دخل دینے کا کوئی حق نہیں

احمدی یہ تو ہم پہلے ثابت کر چکے ہیں کہ احمدی سُنّی ہیں اسلیئے احمدیوں کو ان مذہبی معاملات مشترکہ میں جو سُنیوں سے تعلق رکھتے ہوں اور جسکا اثر احمدیوں پر بھی پڑتا ہو دخل دینے کا ضرور حق حاصل ہے رہی قلیل و کثیر جماعت کی بحث سو اسکی نسبت یہ عرض ہے کہ گورنمنٹ محسنہ برطانیہ نے اپنی تمام رعایا کو خواہ وہ کسی فرقہ مذہبی سے تعلق رکھتی ہو اور خواہ اُس فرقہ کی تعداد قلیل ہو یا کثیر مذہبی آزادی عطا فرمائی ہے اور اُس مذہبی آزادی سے مستفید ہونے کا احمدیوں کو بھی حق حاصل ہے ہاں اگر احمدیوں کی تعداد قلیل ہونے کو آپ نے اُن کے باطل مذہب پر ہونیکی دلیل ٹھہرایا ہو تو آپ نے خود اپنے مذہب پر ستم ڈھایا ہے کیونکہ شیعیوں کی تعداد اٹاوہ میں سنیوں کے مقابلہ میں بہت قلیل ہے اور سب مسلمانوں کی تعداد ہندوؤں کے مقابلہ میں بہت قلیل ہے ۔ مزید براں یہ کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوكَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ (سورۃ الانعام) اور اگر تو کہا مانے گا اکثر اسکا جو زمین میں ہیں بھٹکا دیں گے تجکو راہ خدا سے ۔ جناب من جب خدا کی طرف سے کوئی امور آتا ہے تو اسکی جماعت کی تعداد ابتداءً ہمیشہ قلیل ہی ہوا کرتی ہے مگر پھر وہی قلیل تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسقدر ترقی کرتی ہے کہ اسکی کثرت معجزہ نما ہو جاتی ہے سُنّت اللہ نے سلسلہ احمدیہ پر بھی یہی فضل کیا ہے ۔ دیکھتے ہی دیکھتے یہ سلسلہ عالیہ ہندوستان کے تمام مشہور مقامات میں داخل ہو کر مکہ معظمہ ۔ جدہ ۔ مصر شام ۔ افریقہ انگلستان ۔ آمریکہ ۔ آسٹریلیا ۔ ماریشش ۔ لنکا ۔ برہما وغیرہ میں پھیل گیا ہے ۔ خاص لندن میں احمدیہ مشن موجود ہے ۔ آمریکہ سے مسلم سن رائز (شمس الاسلام) جلوہ افروز عالم ہے کوپنہیگ سے احمدی اخبار دی مسیح نکلتا ہے آسٹریلیا سے سن شائن شائع ہوتا ہے ۔ لندن ۔ آمریکہ کی مسجدوں کے علاوہ اب جرمن میں بھی احمدی مسجد بننے کی تیاری ہے ۔ زمین مسجد کے لیئے خرید لی گئی ہے ۔ سچ ہے شعر

صادقاں را نور حق تابد مدام
کاذباں مُردند و شد نرکی تمام

شیعہ ۔ اسوقت مجھے ایک ضروری کام ہے پھر کسی وقت اسبارہ میں گفتگو کروں گا ۔

احمدی ۔ بہت اچھا تشریف لے جایئے ۔ جب آپ پھر فرمائیں گے میں بھی عرض کروں گا ۔ انشاء اللہ تعالیٰ

سید صادق حسین مختار عدالت متصفی حنفی محمدی
احمدی سیکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ ۔ ۲۰ مارچ ۱۹۲۳ء

احمدیہ سٹور کے متعلق اطلاع

احمدیہ سٹور کا سال ۳۱ مارچ ۱۹۲۳ء کو ختم ہوگا اور ۱۵ اپریل ۱۹۲۳ء تک میں اس سال کا گوشوارہ انشاء اللہ العزیز شائع کر دوں گا ۔

حصہ داران سٹور کو معلوم رہے کہ میں نے نومبر ۱۹۲۲ء کے آخر میں سٹور کا چارج لیا ۔ اس وقت سٹور میں کوئی کام کرانے کی مشین کے جاری نہ تھا ۔ اور بھینٹ پر کچھ اینٹ پچھلی باقی تھی جو فروخت ہو نیوالی تھی اور اجناس میں چاول موجود تھے اور کچھ لکڑی باقی تھی ۔

سٹور میں نقد روپیہ ساڑھے پانچہزار سے کچھ زیادہ تھا اور اس میں بڑا حصہ ناظر صاحب امور عامہ نے بطریق امانت داخل کیا ہوا تھا ۔ اس لحاظ سے میں کسی جدید کام کے جاری کرنے کے قابل نہیں ہو سکا ۔ اور میری کوشش سر اسر پہلے حسابات کی پرتال لکڑی چاول اور اینٹ کو روپیہ کی صورت میں منتقل کرنیکی طرف رہی ۔ اس عرصہ میں جیسے کیا گیا اور میں کیا کر سکتا تھا اسکی صراحت کھلے کھلے الفاظ میں سالانہ رپورٹ میں ہوگی حصہ داران سٹور کو اگر ۳۱ اپریل تک رپورٹ نہ ملے تو وہ مطالبہ کریں ۔

(مینجنگ ڈائرکٹر احمدیہ سٹور ۔)

فتنۂ ارتداد کے مقابلہ کی مہم میں احمدی جماعت

اخبارات کیا کہتے ہیں؟

فتنۂ ارتداد کے مقابلہ کی مہم میں احمدی جماعت محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور اسلام کی حمیت و بقا کے نصب العین کو لے کر میدان مقابلہ میں اُتری ہے اسکی نظر اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم پر منحصر ہے۔ اور وہ یقین رکھتی ہے کہ اسلام کا ناصر خدا اپنی غیبی تائیدات سے اسلام کا بول بالا کرے گا۔

اس میں کچھ شبہ نہیں کہ مقابلہ بہت سخت ہے۔ اور دشمن اپنی طاقت اور دولت پر ناز کرتا ہوا میدان میں آیا ہے باوجودیکہ ہمارے بیرونی تبلیغی مشن اسبات کی عقلی طور پر اجازت نہ دیتے تھے کہ

مزید مالی مشکلات کو اختیار کیا جاوے

لیکن یہ وقت خاموشی اور بے پروائی کا نہ تھا اس لیے حضرت امام نے باوجود جماعت پر بہت بڑے

مالی بوجھوں کے

اس مہم میں اپنی فوج کو بھیجنا ہی ضروری سمجھا۔ اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم سے کوئی چیز اس

میدان سے ہماری جماعت کو واپس نہیں کر سکتی

جبتک یہ فتنہ دور ہو کر اللہ ہی کا دین نہ ہو جائے۔ ہماری اسی شمولیت پر بدقسمتی سے بعض علما کو (جو سلسلہ کے دشمن ہیں) بہت تکلیف ہوئی ہے۔ اور جیسا کہ اندیشہ تھا بعض روکیں ہماری راہ میں پیدا کرنے کی کوشش کی گئیں ہیں۔ مگر سب لوگ برابر نہیں نیکے دلوں میں اسلام کا درد ہے۔ جو اس بلا کو زہرہ گداز بلا سمجھتے ہیں وہ نہایت نیکدلی اور وسیع حوصلہ سے ہماری ناچیز خدمات کو قدر کی نظروں سے دیکھتے ہیں ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انکے حسن ظن کو یقین اور واقعات سے بدل دے میں اخبارات کے خیالات کو محض اس لیے ظاہر کر رہا ہوں تا احمدی جماعت کو معلوم ہو کہ غیر احمدی مسلم اخبارات ان سے کیا توقعات رکھتے ہیں۔ تمہاری شمولیت سے انکی امیدوں کیا وسعت پیدا ہو گئی ہے اور یہ خیالات تمہارے فرائض کو بڑھا رہے ہیں اسلیے اب بہت زیادہ مستعدی اور ہمت کی ضرورت ہے۔

گویا یہ مہم خود تم میں سے ہر ایک نے سر کرنی ہے

میں اسلیے ان اقتباسات کو نہیں دے رہا کہ تمہیں خوش کروں۔ اسلیے کہ یہ تو تمہارے اخلاص و ایثار کی بدولت تمہاری قربانی کی تو ہیں ہے بلکہ میری ایک ہی غرض ہے کہ تمہارا فرض گو پہلے بھی نازک تھا مگر اب نازک تر ہے خدا تمہارا ناصر و معین ہو۔

(ایڈیٹر)

(۱)

ہماری رائے میں اگر جماعت احمدیہ قادیان سے اُٹھ کھڑی ہوئی تو تمام انجمنوں کا کام اس کے سامنے پست ہو جائے گا۔ یہ ایک پیشینگوئی نہیں ہے بلکہ ابتک اسکے مساعی جو دیکھے گئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ آریہ کے خلاف جتنا پاکیزہ لٹریچر قادیان میں جمع ہے اس کا عشر عشیر بھی کہیں اور نہیں ہے۔ اس کا یہ مطلب نہ سمجھا جائے کہ ہمارے علماء نے آریہ کے خلاف کچھ لکھا نہیں۔ بہت لکھا گیا ہے۔ مگر جماعت احمدیہ نے خصوصیت کے ساتھ آریہ خیالات پر بہت بڑی ضرب لگائی ہے اور جماعت احمدیہ جس ایثار اور درد سے تبلیغ و اشاعت کی کوشش کرتی ہے وہ اس زمانہ میں دوسری جماعتوں میں نظر نہیں آتی۔

(مشرق گورکھپور ۱۵ مارچ ۱۹۲۳ء)

(۲)

مدت سے یہ خیال اخبارات میں وقتاً فوقتاً ظاہر کیا جاتا رہا تھا کہ تبلیغ اسلام کی ایک انجمن قائم کی جائے۔ خیال نہایت مفید اور قابل عمل ہے۔ لیکن سوائے احمدی جماعت کے اسے منظم طریقہ میں ابتک کسی دوسری جماعت نے جہاں تک ہمیں علم ہے عملی صورت نہیں دی۔ اس جماعت کے ساتھ گو ہمارا عقیدہ کے اعتبار سے اختلاف ہے لیکن از روئے انصاف ہمیں کہنا پڑا کہ یہ جماعت اشاعت اسلام کے متعلق واقعی خدمت انجام دے رہی ہے۔ یہاں کہ ہندوستان کے علاوہ اس کی تبلیغی کوششوں کا سلسلہ انگلستان اور جرمنی تک جا پہونچا ہے۔

(روزانہ پیسہ اخبار ۱۵ مارچ ۱۹۲۳ء)

(۳)

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ احمدیہ جماعت ــــــ کا یہ اعلان قابل قدر ہے۔

درحقیقت اس وقت ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ حفاظت اسلام میں کسی قسم سے دریغ نہ کریں اور مخالفین کو ہنسی کا موقع نہ دیں گے۔ ہم احمدیہ جماعت کی اس تجویز کو بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے دیکھیں گے کہ میدان عمل میں کون اُترتا ہے۔ اور کون بے ہودہ لاف و گزاف سے کام لیتا ہے۔ ایک ہندو مہاتما کا قول ہے خواہ وہ ہندو ہو یا مسلمان۔ عیسائی ہو یا کوئی اور جس میں اپنے مذہب کی ترقی احساس نہ ہو وہ کچھ بھی نہیں ہے۔

(ذوالفقار ۱۶ مارچ ۱۹۲۳ء)

(۴)

کل جناب مرزا محمود صاحب مقتدائے جماعت احمدیہ قادیانی کا ایک طول طویل مطبوعہ اعلان ہمکو پہونچا ہے۔ جس میں آریوں کی پرانی (۱۹ سالہ) کوششوں کے باوجود ان کے دس لاکھ روپیہ کے مطالبہ کا حوالہ دیکر مسلمانوں کو اپنا کام شروع کرنے کے لیے بیس لاکھ روپیہ کی ضرورت جتائی گئی ہے ۱۹ لاکھ روپیہ مسلمان ہند کی دیگر جماعتوں کی طرف سے جمع کیے جانے کی صورت میں جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے پچاس ہزار روپیہ اور تیس مبلغین اس کام کے واسطے دینے کا وعدہ کیا ہے۔

ہمیں جماعت احمدیہ کے جوش و ایثار کو دیکھتے ہوئے ان کی طرف سے پچاس ہزار بلکہ اس سے زیادہ روپیہ اس غرض کے لیے فراہم ہو سکنے کا قریب قریب یقین و اعتماد ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ دیگر مسلمانوں سے ۱۹ لاکھ تو کجا ایک لاکھ روپیہ بھی حالات موجودہ میں چند ہفتے کے اندر جمع ہو جانے کی کوئی قوی تو کیا معمولی اُمید بھی ان طریقوں سے نہیں باندھ سکتے جو اسوقت تک اسکے لیے اختیار کیے گئے ہیں۔

(ہمدم ۱۸ مارچ ۱۹۲۳ء)

۵

ہمارے قادیانی بھائی اور شیعہ بھائی مستحق تہنیت و تبریک ہیں کہ انھوں نے بھی اس تازہ خطرہ کو اور جدید آفت کی روک تھام کے لیے اپنے دوسرے بھائیوں کے ساتھ پیش قدمی شروع کر دی ہے

(زمیندار ۲۱ مارچ ۱۹۲۳ء)

ناظر بیت المال کا اعلان

میں نے سب جماعتوں کی خدمت میں بذریعہ مطبوعہ کارڈوں کے اطلاع کی ہے کہ میں یکم اکتوبر ۱۹۲۲ء سے ۳۱ مارچ ۱۹۲۳ء تک کی وصول شدہ رقوم کا ایک نقشہ مع ہر ایک جماعت کے مقررہ بجٹ سالانہ کے ماہ اپریل میں شائع کرنے والا ہوں۔ اس واسطے بذریعہ اخبار الحکم اعلان کرتا ہوں کہ سب جماعتیں ابھی سے پوری سعی اور کوشش سے اپنے اپنے نصف بجٹ کو ۳۱ مارچ ۱۹۲۳ء تک ضرور پورا کریں۔ کیونکہ یہ نقشہ کل جماعتوں میں بھیجنے کا انتظام کر چکا ہوں۔ چونکہ یہ ایک قسم کا چھ ماہ کا اعلان عام ہوگا لہذا ضروری ہوا کہ جماعتیں اسے خوب اچھی طرح سے یاد رکھ کر ہر ایک جماعت اپنے اپنے مقررہ سالانہ بجٹ کو نصف پورا کر لے۔ بطور یاددہانی اخبار میں بھی شائع کیا جاتا ہے ۳۱ مارچ ۱۹۲۳ء کی شام تک دفتر میں وصول شدہ رقوم داخل ہوں گی۔ چہ یکم اپریل کو اس دفتر میں داخل ہوگی۔ وہ اس میں محسوب نہ ہوگی۔ والسلام

نوٹ: ہر ایک جماعت منی آرڈر روپیہ ارسال کرتے وقت کوپن پر یا منی آرڈر میں تفصیل دینے کے علاوہ یہ بھی صاف صاف لکھ دیں کہ ان کا روپیہ فلاں جماعت میں جمع کیا جائے۔ ورنہ رقم ان کے کھاتوں میں جمع نہ ہوگی۔ بقایا کے وصول کرنے میں خصوصیت سے عہدہ داران توجہ فرمائیں۔

عبدالمغنی

ناظر بیت المال قادیان۔ ۱۰ مارچ ۱۹۲۳ء

عیسائیوں کا ایک نرالا معیار

اور

ماخذ انجیل والتورات

چند یوم گزرے ہمارے دیرینہ پرستار جناب حال ایک مسیحی پادری صاحب ہمیں گورداسپور میں ملے جنھوں نے مذہبی گفتگو کے دوران میں فرمایا کہ شریعت حقہ میں ایسے احکام ہونے چاہئیں جو دنیا کے کسی مذہب اور کسی قوم میں نہ پائے جاتے ہوں چنانچہ توراۃ اور انجیل مقدس اور خصوصاً انجیل کا پہاڑی وعظ ایسے ہی ہیں اور اسی لیے اصلی معنوں میں الہامی ہیں مگر اس کے برخلاف قرآن کی تعلیم ایسی نہیں ہے۔ جیسا کہ کسی عالم نے اپنی مختلف تصانیف مثلاً میور صاحب نے مناہج الاسلام میں اور پادری ٹھاکر داس صاحب نے ضرورت قرآن وغیرہما میں ثابت کر دیا ہے جس سے صاف صاف ثابت ہے کہ قرآن خدا کی طرف سے الہامی کتاب نہیں ہے"۔

ہم نے پادری صاحب سے وعدہ کیا تھا کہ کسی فرصت کے وقت آپکو مفصل و مشرح جواب دیا جائیگا۔ خدا کے فضل سے آج ایفائے عہد کرتا ہوں۔

پس واضح ہو کہ پادری صاحب کا یہ اعتراض ان کی علم کی کم مائگی پر دلالت کرتا ہے کیونکہ اگر وہ بسی کی ماہیت دریافت کر لیتے اور تورات و انجیل کو بغور ملاحظہ فرماتے تو ہرگز یہ معیار مقرر کرکے ایسا اعتراض نہ کرتے کیونکہ یہ امر اظہر من الشمس ہے کہ نبی اپنی قوم کا مصلح اور مربی اور ہدایت کنندہ ہوتا ہے اس کے لیے یہ ضروری نہیں کہ قوم کی تمام تھکی کو مٹا کر ایک انوکھی شریعت تعلیم کرے جو لوگوں نے کبھی کانوں سے بھی نہ سنی ہو۔ بلکہ بالہام الٰہی اُسی قوم کے عقاید اور افعال و عادات کی اصلاح کرتا ہے۔ جو باتیں ان میں بُری رائج ہوں انھیں بحکم خدا مٹا دیتا ہے اور جو اچھی ہوں انھیں قایم رکھتا ہے اور بعض باتوں بسبب مصلحت کم و بیش تعمیر کرتا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ دنیا میں کوئی قوم اور کوئی گروہ ایسا نہیں پایا جاتا کہ ان کے کل عقاید کل عادات واطوار خراب ہی ہوں اور کوئی بات ان میں اچھی نہ ہو۔ کیونکہ ہر ایک[1] قوم میں اللہ تعالےٰ نے کم و بیش ہدایت کرنے والے بھیجے ہیں جب کہ اُسکی وسیع رحمت اور شفقت عامہ کا مقتضا ہے اور نیز بدیں وجہ بھی کہ ہر ایک انسان میں ایک اور ہادی یعنی عقل بھی ایسی شے ہے جو بہت سی عمدہ عمدہ باتیں انسانوں کو تعلیم کرتی ہے پس کیسے ممکن ہے کہ باوجود عقل و شعور کے کسی قوم میں (گو وہ کیسی ہی بدتر حالت میں ہو) تمام باتیں اور ان کے کل افعال اور رواج باطل اور ناپسندیدہ ہوں الغرض یہ بات بخوبی ثابت ہے کہ ہر ایک قوم میں بعض باتیں ضرور عمدہ ہوتی ہیں۔ پھر کیونکر ممکن ہے کہ نبی ان عمدہ باتوں کو مٹا دے جو ان کے کسی ہادی داخلی یا خارجی نے ان کو تعلیم کی تھیں۔ یہی امر تمام انبیاء علیہم السلام کی شرائع کو بغور دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ مثلاً اول شریعت موسوی جس کے متعلق پادری صاحب نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ "اسمیں کوئی ایسی بات نہیں جو اس سے اولیں مذاہب میں پائی جاتی ہے" اس شریعت کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ انوکھی شریعت نہیں ہے بلکہ اس میں بعینہٖ وہی احکام ہیں جو اس وقت کے بت پرستوں میں بہت پہلے سے رائج تھے۔ مثال کے طور پر مندرجہ ذیل امور ملاحظہ ہوں۔

(۱) مشرکین بھینٹ چڑھانے کے لیے بیدی یعنی قربان گاہ بناتے تھے۔ موسیٰ نے بھی بموجب تورات مذبح بنانے کا حکم دیا۔

(۲) بت پرستوں میں پرشش میدہ او نشل میدہ یعنی آدمی اور گھوڑے اور دیگر جانوروں کے نام پر بھینٹ چڑھائے جاتے تھے۔ توریت میں خطا کی قربانی اور سوختنی قربانی اور سلامتی کی قربانی وغیرہ وغیرہ مقرر ہوئیں پھر ان میں تواعد و ضوابط اور شرائط جس قدر بیان۔ وہ بعینہٖ بت پرستوں کے افعال ہیں یا بالکل ان کا مشابہ۔ مثلاً خطا کی قربانی سے کاہن لہو لیکر اپنی انگلی ڈبوئے اور مقدس پردے کے سامنے سات مرتبہ چھڑکے اور پھر مذبح کی دیوار پر چھڑکے باقی لہو مذبح کی جڑ پر نچوڑے۔ اور سوختنی قربانی کے لیے لکھا ہے "کاہن کتان کا لباس پہنے اور اس قربانی کو مذبح پر جلا دے اور اس کی راکھ اس کے قریب ڈالے پھر وہ کپڑے اُتار کر دوسرے کپڑے پہنے اور اس راکھ کو خیمے کے باہر ڈالے مذبح کی آگ ہمیشہ جلتی رہے ہرگز بجھنے نہ پاوے"۔ دیکھو احبار باب ۶ و ۷ اسی طرح اور بہت سے احکام ہیں غرضکہ اس قسم کی قربانیاں ہمیشہ بت پرستوں کی رسم تھی۔ ان میں سے صرف آدمی اور گھوڑے کی قربانی کو موقوف کر دیا اور دیگر جانوروں کی قربانی کو بدستور جاری رکھا۔

(۳) جریان والے مریض کے متعلق احکام ملاحظہ فرماویں کہ "وہ خود ناپاک اس کے سارے کپڑے ناپاک اور جو شے اس کے بدن کو لگ جاوے وہ ناپاک اور جو کوئی اس کے بدن کو یا اسکی چھوئی ہوئی چیز کو چھوئے وہ ناپاک اور یہی حال حائضہ عورت کا ہے وہ بالکل چھوتیری ہو جاتی ہے"۔ دیکھو احبار باب ۱۵۔ اب پادری صاحب فرماویں کہ یہ سب احکام بت پرستوں کے ہیں یا نہیں؟

(۴) مبروص کے لیے چار پرندوں کی صفائی ہے۔ دیکھو احبار باب ۱۴ درس ۹۔ اور ساتویں روز اپنے سر کے سب بال اپنی ڈاڑھی اور اپنی بھویں غرض اپنے سارے بال منڈوائے"۔ (اور حضرت مسیح نے بھی اسکی تعمیل کا حکم دیا ہے۔ متی ۸) اب پادری صاحب غور فرماویں کہ یہی پورا بھدرا ہے جسے مشرکین اب تک پراگ میں جا کر کیا کرتے ہیں۔

(۵) ہیکل میں عبادت کے وقت مجیرے۔ جھانجھ (کرتال) بربط (نول) بین (ترہی) بجانا۔ نرسنگھا پھونکنا اور لاویوں اور باجوں کے لیے اور کاہنوں کو نرسنگھوں کے لیے مقرر کرنا (۲ تواریخ باب ۲۹) پس یہ سب باتیں مندروں میں پجاری یا پروہت اب تک کرتے ہیں یا نہیں۔

(۶) پناہ دینا۔ پتھر پر تیل ڈالنا اور ہوم کرنا۔ پیدائش باب ۲۵ و ۱۴ خروج باب ۲۹ و ۴۱ پس کیا یہ بت پرستوں کی رسمیں نہیں ہیں؟

(۷) ختنہ کے بارے میں جسقدر تاکید توریت میں ہے۔ اسی قدر مصریوں میں تھی۔ ملاحظہ ہو المالر بائبل ڈکشنری مولفہ ڈاکٹر اسمتھ مین ایجیپشن" غرضیکہ کوئی کہاں تک بیان کرے۔ ناظرین! کتاب خروج اور احبار ملاحظہ کریں۔ پھر معلوم ہو جائیگا کہ شریعت موسوی کو بت پرستوں کی رسموں سے کس قدر مشابہت اور مماثلت ہے۔ اب شریعت عیسوی کو دیکھیے جسے آپ کامل مکمل بلکہ اکمل سمجھتے ہیں۔ اس میں بھی کوئی تعلیم نئی نہیں ہے بلکہ اسوقت بھی جو تعلیم حکما اور بت پرستوں اور یہود اور بدھ مذہب والوں میں رائج تھی اسی کی چھانٹ ہے چنانچہ یورپ کے علماء نے اپنی تالیفات میں اس امر کو بوضاحت تمام ثابت کر دیا ہے۔ کہ شریعت عیسوی کو تم بدھ اور حکما اور بت پرستوں کی تعلیم سے لی گئی ہے۔ مثلاً مریدت نے اپنی کتاب میں مسیح یسوع کے اقوال و افعال سے ملایا ہے اور اکیسموس نے شریعت عیسوی کی اخلاقی تعلیم کو کنفیوشس کی کتاب سے منقول بتایا ہے۔ ڈاڈا صاحب نے تعلیم عیسوی اور تعلیم بدھ مت کو یکساں ثابت کیا ہے اور آئینہ تاریخ نما کے صفحہ میں ہے "یسوع مسیح کا کام اور اسکا وعظ بدھ کے کام اور وعظ سے بہت مطابقت رکھتا ہے"۔

مگر ہم مشت نمونہ از خروارے، چند مثالیں تحریر کرتے ہیں۔

(۱) گوتم بدھ اپنے مذہب کی منادی خود بھی کرتا پھرتا تھا اور اپنے مریدوں کو بھی اس کام کی تاکید کرتا تھا۔ اور کہتا تھا کہ راہ راست پر چلنا ہی کافی نہیں ہے۔ بلکہ اسکا وعظ کہنا اور کل بنی آدم کو مناد فرض ہے۔ دیکھو تواریخ اہل ہند مولفہ ٹھیر صاحب اسی طرح مسیح یسوع خود بھی منادی کرتا تھا اور مریدوں کو بھی منادی کرنے کے لیے بھیجا کرتا تھا یہ حکم اسکا نہایت تاکیدی ہے۔

(۲) آریہ فرقہ غیر آریہ یعنی شودروں کو نہایت حقیر اور ذلیل سمجھتے تھے گوتم بدھ نے اپنی تعلیم میں اسکو یکساں کر دیا۔ اور برہمن اور شودر کو یکساں دھرم کا اور حکاری ٹھہرایا۔ آئینہ تاریخ نما صفحہ اسی طرح بنی اسرائیل غیر قوموں کو کمال حقارت کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور ان کے ہاں جانے اور ان سے صحبت رکھنے کو بہت برا جانتے تھے حضرت مسیح اور حواریوں نے سب کو یکساں ٹھہرایا۔

(۳) برہمنوں نے شاستر وید کی تعلیم آریہ فرقوں سے محبوس کی ہوئی تھی۔ بدھ نے عام طور پر تمام فرقوں کو تعلیم دی اسی طرح بنی اسرائیل بنی ہی قوم سے توریت کی تعلیم کو حاصل کرتے تھے مسیح اور حواریوں نے اسے عام کر دیا۔

(۴) بدھ مذہب میں عام طور پر دین میں بدلنے کا حکم ہے مگر اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ جبر نہ کیا جاوے بلکہ تعلیم اور ترغیب سے دین میں لائے جاویں۔ ہیئر صاحب لکھتے ہیں کہ "بدھ مذہب میں بہ نسبت اور مذہبوں کے نہ صرف دین کے پھیلانے کی زیادہ تاکید آئی ہے بلکہ تحمل اور بردباری بھی زیادہ ہے۔ اب عیسائی خود غور کریں جو ان سب باتوں کے اپنے مذہب میں ہونے کا دعویٰ رکھتے ہیں۔

(۵) بدھ کا معقولہ ہے کہ کل چیزیں تبدل کی حالت میں ہیں۔ مگر میری تعلیم کو ہرگز تغیر نہیں۔ تاریخ اہل ہند مولفہ ہیبر صفحہ

مسیح یسوع نے بھی اپنی تعلیم کی بابت کہا ہے متی ۲۴ "آسمان اور زمین ٹل جائیں گے پر میری باتیں نہ ٹلیں گی"۔

(باقی آئندہ ان شاء اللہ تعالیٰ)

---

[1] وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ

اور نیز لوقا باب ۱ آیت ۷۰ ملاحظہ ہو

مجاہد مصر

سفرنامہ

نمبر ۵

(۲۱ جنوری ۱۹۲۳ء سے آگے)

غرض میں نے بہت زاری کی۔ تب اُس نے میری آواز قریب ہو کر سنی، رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ مدد خاں نے گائے ذبح کی ہے، اور فضل حسین باورچی ہنستا ہوا مجھے ملا، میں نے خیال کیا کہ یوں ہی خیالات متمثل ہو کر آ گئے ہیں، لیکن اُس دن جہازوالوں نے ایک گائے ذبح کی اور گوشت میرے قریب ایک کمرے میں لا کر رکھا جو اسی غرض کے لیے بنا ہوا ہے۔ اس میں بہت سی برف ڈالی ہوتی ہے، وہاں گوشت خراب نہیں ہوتا، وہ گائے کے سارے ٹکڑے لالا کر وہاں جمع کرتے جاتے تھے، ہندو بھی اس تماشے کو دیکھتے اور پاس کھڑے ہو کر دیکھتے، تب میں حیران ہوا کہ یہ کیا تماشا ہے، پنجاب کے ہندو اس قدر شور مچا دیتے ہیں، لیکن یہاں ان کو کچھ پرواہی نہیں

صبح کو سوالی عرب قہوہ لے کر آیا۔ جو بن مانگے تھا۔ میں نے خدا کی طرف سے جان کر لے لیا۔ پھر اس میں دودھ ڈال کر چائے بنا لی پھر اس میں وہ روٹی ڈال کر کھائی۔ اور خدا تعالیٰ کا شکر کیا۔

دوپہر کو پھر تکلیف ہوئی۔ میں نے کہا کہ کیا سبب ہے؟ کہ میری دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ اسوقت میری سمجھ میں یہ آیا۔ کہ یہ ٹوکری جو روٹیوں سے رکھی ہے اس کو صدقہ کرو۔ خیال ہوا کہ اس کو کون لے گا؟ میرے پاس کچھ پھل تھے وہ بانٹے۔ دودھ کا ڈبہ عرب کو دیا۔ لیکن روٹی کس کو دیتا۔ وہ کام کی بھی آخر مجھے خیال آیا کہ سمندر میں اس کی اس قدر مخلوق ہے تب میں نے اسی وقت اس بھری ہوئی ٹوکری کو سمندر میں ڈال دیا اور میں نے پھر دعا کی کہ حضور اب میرے پاس کچھ نہیں رہا۔ ہاں آپ ہی کی ذات ہے لائیے اب دیجیے اور دل سے عہد کر لیا کہ کسی سے مانگنا بھی نہیں۔ رات کو سردی کم تھی موٹا کمبل نیچے بچھا لیا۔ اس سے اس لوہے سے کسی قدر آرام ہو گیا۔ جو کمرے کے نیچے تھا۔ رات فاقہ سے گزاری

مارچ ۱۹۲۱ء کی صبح کو پھر سوالی قہوہ لے آیا۔ میں نے دودھ ڈال کر پیا۔ سوالی کے پاس نہ تو چولھا تھا نہ کوئلہ، میں نے پوچھا تم کہاں سے لاتے ہو؟ کہنے لگا بس تم پی لو۔ دوپہر کو پھر قہوہ لایا۔ یہ وقت بھی گویا قہوہ پر ہی گزرا +

آج شام کو مغرب کے بعد وہی سوالی میرے پاس کچھ اُبلے ہوئے آلو اور ایک تازہ ڈبل روٹی لایا اور گلاس برف کے پانی کا۔ میں نے کہا کہ کہاں سے لائے؟ کہنے لگا کہ ایک عرب جہاز کا ملازم ہے اس نے بھیجے ہیں میں نے کہا کہ وہ کہاں سے؟ کہنے لگا کہ جہاز پر دو عرب ملازم ہیں ان کو کھا لو پھر ملاؤں گا۔ میں نے انکار کیا۔ پھر یہ جان کر کہ خدا کی طرف سے آئی ہے لیکر کھا لیے۔ یہ وہ پہلی غذا تھی جو اس بے سروسامانی کی حالت میں اس سمندر میں مجھ کو خدا کی طرف سے ملی۔ الحمد للہ رب العالمین۔ میں جس قدر بھی اُس کا شکر کروں کم ہے

سمندر بہت اچھلے پر میں عدن آئیگا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی کتب پڑھتا ہوں۔ تھوڑی دیر کے بعد دو نوجوان سوالی میرے پاس لایا۔ جن میں سے ایک کا نام "ابراہیم" اور دوسرے کا نام "فہیم" تھا۔ انھوں نے کہا کہ جو خدمت بھی آپ کی ہو ہم سے کہیں ہم کرینگے جو ہمارے لیے موجب فخر ہو گا۔ ان راتوں میں بعض مبشر خواب دیکھے میں نے خیال کیا کہ اگر جہاز والے صرف چھلی، آلو اور روٹی کا میرے لیے انتظام کر دیں تو اچھا ہو گا۔ میں سوالی کو جس کا نام "عبداللہ" تھا لے کر باورچی کے پاس گیا۔ اُس نے کہا کہ دو روپے روز لوں گا میں نے کہا کہ دو روپے اس شرط پر دو روپے منظور کرتا ہوں کہ کھانا میری جگہ پر دیا جایا کرے میں یہاں لینے کے لیے نہیں آؤں گا۔ اس نے منظور کر لیا۔ میں نے دس روپے اس کو دیے مگر کھانے وقت میں انتظار کرتا رہا کھانا نہ آنا تھا نہ آیا۔ عربی بدوی نے یہ دیکھ کر کہ ابھی تک کھانا نہیں آیا باورچی کو گالیاں دیں اور میرے لیے چا تیار کی +

اس حالت میں آسا رام سندھی میرے پاس آئے۔ انھوں نے کہا کہ کیا بات ہے؟ میں نے سارا قصہ سنایا۔ انھوں نے کہا کہ آپ دو روپے مجھ کو دیں میں آپ کو کھانا دوں گا صبح کو ناشتہ شام کو چا، دوپہر اور مغرب کے بعد کھانا میں نے اس تحریک کو خدائی خیال کیا اور ان کو دس روپے دیدیئے +

اس پر عرب بدوی اور سوالی حبشی نے بہت خوشی کا اظہار کیا باورچی رات کے اندھیرے میں میرے پاس سوالی کو لے کر آیا اور اس نے بہت عذر کیا اور شرمندگی کا اظہار کیا کہ افسوس ہے کہ آپ کے کھانے کا آپ کی شرط کے مطابق انتظام نہ کر سکا۔ افسران اعلیٰ نہیں مانتے اس نے روپے واپس کر دیئے میں نے اس کو ایک روپیہ دیا۔ وہ اس سے اور بھی شرمندہ ہوا۔ اور مجھے کہنے لگا کہ آپ کو جس چیز کی ضرورت ہو مجھے کہہ دیا کریں میں چوری سے آپ کو لا دیا کروں گا۔ میں نے کہا کہ مجھے ضرورت نہیں کہ آپ میرے لیے چوری کریں۔

تھوڑی دیر کے بعد آسا رام صاحب کچھ کھانے کو لائے پہلے دن جہاز میں ایک لاش کی طرح تھا اب مجھ سے سب محبت کرنے لگے میرے پاس آ کر بیٹھتے۔ میں کسی کے پاس نہ جاتا اپنی ہی جگہ پر رہتا۔

اسے فضل کرتے نہیں لگتی دیر
نہ ہو اس سے مایوس اُمیدوار

آج عدن آئیگا۔ ہر ایک کی آنکھ عدن کی طرف لگی ہوئی ہے۔ کوئی نہا رہا ہے کوئی کپڑے بدل رہا ہے کوئی دوربین لگا کر عدن کی پہاڑیوں کو دیکھ رہا ہے۔ میں نے بھی عدن دیکھنے کا ارادہ کیا لوگوں نے کپڑے بدلے۔ مگر میں نے سادگی اور گمنامی کی حالت میں عدن دیکھنا چاہا۔ البتہ ترکی ٹوپی آج پہنی اور مانگی کہ:-

"اے خدا اس شہر میں میرا جانا تیری رضا کی باعث ہو اور اس کے باشندوں کے لیے سلامتی کا، ان کو احمدیت کی طرف متوجہ کر اور ان کو ہدایت دے" +

دور سے عدن کے پہاڑ نظر آئے میں نے دعائے خیر پڑھی۔ سب کے منہ سے نکلا "عدن" "عدن" خشکی دیکھ کر میرے دل میں بھی ایک خوشی کی لہر دوڑ گئی اور میں نے الحمد للہ کہا۔

اب اگلے پرچے میں احباب کو عدن کی سیر کرائینگے ان شاء اللہ تعالیٰ

(شیخ محمود احمد از مصر)

مصر کی تازہ خبریں

اس ہفتہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے دو عالم آدمی سلسلہ حقہ میں داخل ہوئے جنمیں ایک کا نام "شیخ صادی علی شکلان" ہے یہ میرے استاد بھی ہیں آنکھ سے اندھے ہیں مگر اعلیٰ درجہ کے ادیب شاعر ہیں۔ فرانسیسی اور انگریزی پڑھ رہے ہیں گزشتہ ایام میں سیاسی لیکچروں میں مشہور تھے اندھوں کا خط لکھ اور پڑھ سکتے ہیں۔ تبلیغ کا بہت جوش ہے اور ذو نفوس شخص ہیں +

دوسرے شیخ محمد ناصر عبدالرحمٰن ہیں یہ بھی عالم شخص ہیں اور ازہر میں ابھی تک تکمیل کے لیے پڑھ رہے ہیں اور عمدہ ادیب ہیں اور گو اور مختصرات پسند کرتے ہیں۔ یہ بھی آنکھ سے اندھے انگریزی اور فرانسیسی پڑھ رہے ہیں۔ احباب ان کی استقامت کے لیے دعا فرمائیں ان دونوں کو سلسلہ کی خدمت کا جوش ہے

(۲) میں نے ان کو حضرت اقدس کی کتب عربی سنانی شروع کی ہیں گویا یہ ایک درس ہو گا جو روزانہ جاری رہے گا ان شاء اللہ۔ تحفۃ البشریٰ نصف سے زیادہ سنا چکا ہوں۔

(۳) یہاں ایک اصلاحی انجمن بنانیکی تجویز ہے اللہ تعالیٰ کامیاب فرمائے۔

(۴) نیز ایک عربی اخبار مصر سے جاری کرنے کا ارادہ ہے جسمیں بعض یہاں کے دوست قلمی مدد دیں گے اور بعض قادیان کے بزرگ حضرات سے اُمید ہے۔ جو صاحب اس اخبار کیلئے اپنی قلمی مدد اور خریداری سے مدد کرنی چاہیں وہ مجھ کو اطلاع دے سکتے ہیں۔ اس اخبار کا طرز ایسا ہو گا کہ عام لوگ اس کو خرید سکیں۔ یہ سب کوششیں ہیں اللہ تعالیٰ ان میں برکت ڈالنے والا ہے۔ مگر اس کے لیے جماعت کی مخلصانہ دعاؤں کی ضرورت ہے۔

(۵) بعض لوگ سلسلہ کے قریب ہیں ان کے سلسلہ میں داخل ہونے کے لیے میری ہی کمزوریاں حایل ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ میری کوئی کمزوری کسی شخص کو حق کی قبولیت سے نہ روک دے بلکہ اگر اس کے دل پر پردے ہوں تو خدا تعالیٰ ان کو دور فرما دے۔

(۶) جو لوگ مصر سے کتابوں کی خریداری کرنی چاہتے ہیں۔ وہ مجھ کو بذریعہ رجسٹری انگریزی نوٹ بھیج کر کر سکتے ہیں۔ والسلام

(دعاؤں کا محتاج:- محمود احمد غفار اللہ لہٗ)

ناظرین کرام!

آپ کی خدمت مبارک میں سالانہ وی پی ارسال خدمت ہے وصول فرما کر ممنون فرمائیے

دفتر خط و کتابت

کرتے وقت نمبر خریداری (جو پتہ کی چٹ پر ہوتا ہے) ضرور تحریر فرمائیں۔ جواب کے لیے جوابی کارڈ یا ایک آنہ کا ٹکٹ آنا چاہیئے

خاکسار منیجر اخبار ھذا